فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿﴾ القرآن

FAIZANE TAJUSHSHARIAH JARI RAHEGA

SHAR'EE COUNCIL OF INDIA BAREILLY SHARIF

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

انیسواں فقہی سیمینار
۱۴۴۴ھ/۲۰۲۳ء

موضوع: ۳

بال کی کاشت اور اس کے ازالہ کی شرعی حیثیت

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

پیشکش
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشہ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری** رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. WWW.MUFTIAKHTARRAZAKHAN.COM

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنارز

میں ہونے والے

فیصلہ جات

دیے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

بال کی کاشت اور اس کے ازالہ کی شرعی حیثیت

بال کی کاشت عموماً اس شخص کی کی جاتی ہے، جس کے سر، بھنوں، پلکوں، داڑھی اور مونچھ کے بال جھڑ گئے ہوں۔ سر کے بال دار کھال کا ایک ٹکڑا (حصہ) جس میں بال کی جڑیں موجود ہوں، اسے لے کر خالی حصے (جہاں کے بال اُڑ گئے ہوں) میں کاشت کر دی جاتی ہے، لیکن اس کے لیے طبی نقطۂ نظر سے چند چیزوں کا لحاظ ضروری ہوتا ہے۔

(۱) جس خالی حصہ میں سر کے بال دار جلد کے ایک حصہ سے بال کی کاشت کا یہ عمل کیا جاتا ہے، اس عمل سے پہلے اس جگہ کو سن کر دیا جاتا ہے تا کہ مریض کو تکلیف کا احساس نہ ہو۔ (۲) بال دار کھال کے جس حصہ سے خالی جگہ میں کاشت ہوتی ہے، وہ بال دار کھال سر کے پچھلے حصہ کا ہوتا ہے اور عادۃً وہ کھال ایک سوئی کے ناکے کے برابر چوڑی اور پندرہ سوئی کے ناکے کے برابر لمبی ہوتی ہے۔ (۳) سر کے پچھلے حصہ کے جس بال دار کھال سے بال کی کاشت کی جائے گی، اس کھال میں بال کی جڑیں وافر مقدار میں ہونی چاہیے۔ (۴) سر کے پچھلے حصہ سے جو بال دار کھال کاٹ کر نکالی جاتی ہے، اسے دھاگہ کے ذریعہ سلائی کر کے یا پھر کسی جراحی آلہ کے ذریعہ بند کر دیا جاتا ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ وہ کھال جُڑ جاتی ہے اور چند مہینوں کے بعد قطع وبرید کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا، وہ سب ختم ہو کر پہلے کی طرح کھال جم جاتی ہے۔ (۵) بال کی جڑوں پر مشتمل جلد کا جو حصہ سر کے پیچھے سے الگ کیا جاتا ہے، اسے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں حسب ضرورت کاٹ دیا جاتا ہے۔ (۶) سر کے اگلے حصہ میں یا جہاں کہیں بال کی کھیتی مقصود ہے، وہاں سوئی کے ذریعہ بہت چھوٹے چھوٹے سوراخ کر دیے جاتے ہیں۔ (۷) بال کی جڑوں پر مشتمل کھال کاشت کی جگہ اس طرح لگا دی جاتی ہے کہ بال اُگنے کے وقت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ (۸) بال کی کاشت کا عمل چند گھنٹوں تک جاری رہتا ہے۔ (۹) مریض دن کے آخری حصہ میں بنفس نفیس گھر جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ (۱۰) کاشت کیے ہوئے بال تین چار ہفتوں میں گر جاتے ہیں، لیکن نئے بال اُگنے کی علامت ظاہر ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ بارہ سے سولہ ہفتہ تک کاشت کا خاطر خواہ ثمرہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

جہاں تک وصل شعر یعنی بال جوڑنے کی بات ہے تو اس کی تحریم پر فی الجملہ علما و فقہا متفق الخیال ہیں اور ان احادیث سے انھوں نے استدلال کیا، جن میں وصل شعر سے ممانعت اور ایسا کام کرنے والے پر لعنت وارد ہے۔

(۱) بخاری و مسلم کی حدیث میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”لعن اللہ الواصلة والمستوصلة“۔ (صحیح البخاری، حدیث نمبر:۵۹۳۷، ج:۱۰/ص:۳۷۴۔ مسلم، حدیث نمبر:۲۱۲۴)

(۲) بخاری و مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انصاری کی ایک عورت نے اپنی ایک لڑکی کی شادی کرادی اور وہ بیمار ہو گئی اور بیماری سے اس کے بال جھڑ گئے، وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی اور عرض گزار ہوئی، یارسول اللہ! میں نے اپنی لڑکی کی شادی کرائی تھی، شادی کے بعد بیماری سے اس کے بال جھڑ گئے تو کیا میں اپنا بال اس کے بال میں جوڑ دوں، تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لعن اللہ الواصلة والمستوصلة“۔ (صحیح البخاری، ج:۱۰/ص:۳۷۴۔ صحیح مسلم، ج:۱۴/ص:۱۰۵)

(۳) صحیحین میں حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا اور بال کا ایک گولا نکالا اور فرمایا: میں سوائے یہود کے کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھتا (یعنی دوسرے کے بال کو اپنے بال میں جوڑتے) یقیناً رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے اس فعل کو زور یعنی جھوٹ، دھوکہ اور فریب والا قرار دیا۔
(صحیح البخاری، ج:۱۰/ص:۳۷۴)

حکم میں اتفاق کے باوجود فقہا کے درمیان اختلاف ہے کہ آخر وصل شعر کی حرمت کی علت کیا ہے؟ مالکیہ تغییر خلق اللہ کو اس کی علت قرار دیتے ہیں اور ان کا مستدل یہ آیت کریمہ ہے:

"ولاضلنهم ولامنيهم ولاٰمرنهم فليبتكن اٰذان الانعام ولاٰمرنهم فليغيرن خلق الله"۔ (نساء)

اسی طرح یہ حدیث پاک بھی ان کے مستدل کا ایک حصہ ہے:

"لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمنتصمات والمتلفجات للحسن المغيرات خلق الله"۔

(بخاری، ج:۱۰/ص:۳۷۲)

احناف آدمی کے جزسے انتفاع کو اس فعل کی حرمت کی علت قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آدمی جو سراپا لائق تکریم ہے، وصل شعر میں جزسے انتفاع کی وجہ سے وہ کرامت وعزت پامال ہوتی ہے۔ اس لیے وصل شعر جائز نہیں ہے۔ شرح سیر کبیر میں ہے:

والآدمی محترم بعد موته علی ما كان علیه فی حیاته فكما لا یجوز التداوی بشیء من الآدمی الحی اکراما له، فکذالك لا یجوز التداوی بعظم المیت۔ (شرح سیر کبیر، ج:۱/ص:۸۸)

حنابلہ اور شوافع تدلیس اور غش یعنی دھوکہ اور فریب کو اس کی علت قرار دیتے ہیں اور دلیل میں بخاری ومسلم کی یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آخری بار مدینہ تشریف لائے تو ہمیں خطبہ دیا اور بال کا ایک گولا نکالا اور فرمایا میں سوائے یہود کے کسی کو بال میں بال جوڑتے ہوئے نہیں دیکھتا، بے شک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام زور یعنی جھوٹ اور فریب رکھا۔

اس حدیث میں زور کہہ کر وصل شعر سے نہی کی علت کی طرف اشارہ کر دیا یعنی اس میں غش اور تدلیس ہے، اس لیے یہ فعل حرام ہے۔

جن فقہائے کرام نے وصل شعر کو تغییر خلق اللہ قرار دیا، وہ بات کچھ زیادہ قرین قیاس معلوم نہیں ہوتی۔ اس لیے تغییر خلق اللہ چیر پھاڑ یا کان چھیدنے یا بدن گوندھنے سے ہی ہوتی ہے۔ اور وصل شعر میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ بہر حال کسی عورت کے بال میں کسی انسان کا بال جوڑ دیا جائے تو یہ باتفاقِ علما حرام ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ان وصلت المرأة شعرها بشعر آدمی فهو حرام بلا خلاف، سواء كان شعر رجل او امرأة لعموم الاحادیث ولانه یحرم الانتفاع بشعر الآدمی وسائر اجزائه لكرامته بل یدفن شعره وظفره وسائر اجزائه"۔ (روضۃ الطالبین)

بال کی کاشت کے جواز و عدم جواز سے متعلق بادی النظر میں دونوں پہلو سمجھ میں آتے ہیں، مگر جواز کا پہلو راجح نظر آتا ہے۔

دلائل جواز:

بنی اسرائیل کے قصہ میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان ثلثة بنی اسرائیل ابرص واقرع واعمی اراد الله ان یبتلیهم فبعث الیهم ملكا فاتی الاقرع فقال ای شی احب الیك؟ قال شعر حسن ویذهب عنی هٰذا الذی قذرنی الناس قال فمسحه فذهب عنه واعطی شعرا حسنا"۔ (بخاری، ج:۹/ص:۵۰۲)

اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ فرشتے نے جب اس گنجا شخص کے سر پر مسح فرما دیا تو اس کا گنجا پن دور ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ خوبصورت بال پیدا فرما دیئے، تو اس سے پتہ چلا کہ اس عیب کے ازالہ کی کوشش اور اچھے بال کے اُگنے کی تدبیر کرنا حرام و گناہ نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو فرشتے یہ کام کیوں کرتے۔

دوسری دلیل: یہ ہے کہ بال کی کاشت میں نہ تو تغییر خلق اللہ ہے اور نہ ہی اللہ عزوجل کی تخلیق کردہ حسن وجمال پر کسی زیادتی کی طلب ہے، بلکہ اللہ عزوجل نے جس ہیئت و شکل پر پیدا کیا ہے، اسی اچھی شکل کی طرف لوٹانا ہے اور ایک عیب کے ازالہ کی تدبیر ہے اور شریعت علاج و معالجہ سے منع نہیں کرتی۔

تیسری دلیل: بال کا جھڑنا یا گنجا پن انسان میں عیب شمار کیا جاتا ہے، یہ تو مبتلا شخص ہی جانتا ہے کہ اس کی وجہ سے اسے کتنی تکلیف اور لوگوں کی طرف سے طعن و تشنیع کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور ابرص واقرع واعمیٰ کے قصہ میں جب اقرع سے پوچھا گیا کون سی چیز تجھے زیادہ محبوب

ہے؟اس نے کہا اچھا بال اور یہ کہ اللہ عزوجل مجھ سے یہ بیماری دور کر دے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ بال کی کاشت بھی اسی عیب کے ازالہ کی تدبیر ہے اور امراض وعیوب کے علاج ودوا کے جواز پر بہت ساری حدیثیں دال ہیں۔

امام نووی نے حدیث ”لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم للواشمات والمستوشمات“ کے تحت فرمایا ”اما قولہ ”المتلفجات للحسن“ فمعناہ یفعلن ذلك طلبا للحسن وفیہ اشارۃ الی ان الحرام ھو المفعول لطلب الحسن اما لو احتاجت الیہ لعلاج او عیب فی الشعر ونحوہ فلا بأس بہ“۔ (شرح النووی لمسلم، ج:۱۴ص:۱۰۳)

دلیل حرمت:

بال کی کاشت اس وصل شعر کے معنی میں ہے جو شرعاً حرام ہے اور اس میں تدلیس وزُور کا شائبہ ہے، لہٰذا اسے حرام ہونا چاہیے۔ لیکن غور وفکر کے بعد یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وصل شعر اور زراعت شعر میں درج ذیل وجوہ سے فرق ہے:

(۱) وصل شعر میں بال سے جو چیز جوڑی جاتی ہے وہ پہلے بال کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہوتی ہے اور وہ دوسری چیز کبھی بال اور کبھی بال کے علاوہ کچھ اور شی ہوتی ہے، جب کہ بال کی کاشت میں بال ہی لگایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ جلد کا حصہ بھی شامل ہوتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ بال سر کے پچھلے حصہ کا ہوتا ہے، جسے سر کے اگلے حصہ میں یا جس جگہ بال کی کاشت مقصود ہے وہاں لگا دیا جاتا ہے۔ (۲) وصل شعر میں بال کسی دوسرے شخص کا یا کسی دوسری چیز کا لگایا جاتا ہے، جب کہ بال کی کاشت میں کاشت کیا ہوا بال عموماً اسی شخص کا ہوتا ہے۔ (۳) وصل شعر میں بال کو بال سے جوڑ دیا جاتا ہے، اسی وجہ سے اسے وصل شعر کہتے ہیں، ایسا اس لیے کیا جاتا ہے کہ تاکہ بال زیادہ دکھے، لیکن زراعت شعر میں یہ بات نہیں، اس لیے کاشت کیے ہوئے بال سر کی کھال میں یا خالی جگہ میں جما دیے جاتے ہیں، یہاں پہلے بال اور دوسرے بال میں جوڑ اور اتصال نہیں ہوتا ہے، چوں کہ یہ عموماً اس حصہ میں ہوتا ہے جہاں بال نہ ہو۔ (۴) وصل شعر کا مقصد اصل بال کو زیادہ اور لمبا کر کے دکھانا ہے اور یہ ظاہر کرنا ہے کہ یہ بال فطری ہے، لیکن یہ بال نہ تو بڑھتا ہے نہ اس کے طول وکثافت میں اضافہ ہوتا ہے، جب کہ زراعت شعر میں کاشت کیے ہوئے بال سے جو بال پیدا ہوتے ہیں وہ بڑھتے اور گھنے بھی ہوتے ہیں، ان بالوں کا حلق وقصر ممکن ہے، تو اس میں سر کو اصل خلقت کی طرف لوٹانا ہے، یہاں صرف جھوٹی نمائش کر کے بال کی زیادتی کا مظاہرہ مقصد نہیں ہے، جیسا کہ وصل شعر میں ہے۔ (۵) وصل شعر کی صورت میں جو بال جوڑا گیا وہی مقصود ہے، سر پر وہی دکھتا ہے، لیکن زراعت شعر میں مقصود وہ بال کی جڑیں ہیں جو کھال کے اندر موجود ہیں اور کاشت کیے ہوئے بال تو چند ہفتوں میں گر جاتے ہیں، پھر تین یا چار مہینے کے اندر نیا بال نکل آتا ہے جو سر پر باقی رہتا ہے۔ (۶) بال جوڑنے کا معاملہ اکثر فطری بال رہتے ہوئے کیا جاتا ہے اور اس وقت مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ لمبے بال کے ذریعہ حسن وجمال کا مظاہرہ کیا جائے، جب کہ زراعت شعر وہاں ہوتا ہے جہاں گنجا پن ہو یا بال جھڑ گئے ہوں، وہاں مقصد زیادتیٔ بال کی نمائش نہیں بلکہ اصل اور فطری بال کی افزائش ہے۔ بلفظ دیگر وصل شعر میں خداع وتغریر ہے، جب کہ زراعت شعر میں علاج ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ لازم ہونا چاہیے کہ مقصود اس سے صرف ازالۂ عیب ہو اور اللہ تعالیٰ نے جس حالت پر پیدا کیا ہے اسی کی طرف لوٹانا ہو، فطری حسن وجمال پر زیادتی مقصود نہ ہو۔ اور اگر یہ حالت نہ ہو بلکہ وہاں بال موجود ہے، مگر چاہتا ہے کہ کاشت کے ذریعہ بال گھنے اور اچھے ہو جائیں گے اور حسن وخوبصورتی میں اضافہ ہو جائے گا تو ایسی صورت میں تغییر خلق اللہ کی وجہ سے حکم حرمت ہونا چاہیے، جیسا کہ وشم، نمص، تفلیج، جو طلب حسن کے لیے کیا جائے، اس میں تغییر خلق اللہ ہے تو اس طرح کے بال کی کاشت میں مقصد محض اضافیٔ حسن ہے، یقینا تغییر خلق اللہ ہے، لہٰذا حرام ہونا چاہیے۔

الغرض آج کے زمانے میں بال کی کاشت کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ خصوصاً عورتیں بیوٹی پارلر میں جا کر بھوؤں کے بال کی قطع وبرید کرا کے اضافۂ حسن کا سامان فراہم کرتی ہیں، اس لیے ضرورت پیش آئی کہ مندوبین کرام کی بارگاہ میں اس تعلق سے سوال کر کے ان کی اہم رائے لے لی جائے، تاکہ لوگ حکم شرع پر عمل کر سکیں اور حرام کاموں سے اجتناب کر سکیں۔ امید کہ ان سوالات کے جوابات عطا کر کے شرعی کونسل بریلی شریف کا علمی تعاون کریں گے۔

سوالات:

(۱) بال کی کاشت علاج و معالجہ کے زمرے میں آتی ہے یا یہ وصل شعر کے حکم میں ہے؟

(۲) بال کی کاشت جائز ہے یا ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو علت عدم جواز کیا ہے؟

(۳) بال کی کاشت جن حالات میں عموماً کی جاتی ہے، ان میں اور وصل شعر کے مقصد میں یکسانیت ہے؟ یا دونوں میں فرق ہے؟

(۴) اگر کسی نے بغرض علاج بال کی کاشت نہ کی بلکہ محض اضافۂ حسن کے لیے کیا تو اس کے حق میں یہ عمل جائز ہو گا؟ اگر نہیں تو اس کے جواز کی کوئی صورت نکل سکتی ہے؟

(۵) بال کی کاشت کے مسئلہ میں آج کے زمانے میں لوگوں کا عرف و تعامل متحقق ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ اس مسئلہ میں کس حد تک موثر ہے؟

(۶) بعض مرد اور عورتیں بھی بھوؤں کے بال کی سیٹنگ کرواتی ہیں، جس کے لیے ان بالوں کی قطع و برید لازمی چیز ہے، کیا اس عمل کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ خصوصاً عورتوں کو جب کہ وہ شوہروں کی اجازت سے بناؤ سنگار کے طور پر ایسا کریں؟

(۷) بعض لوگ اپنے چہروں کے وہ بال جو داڑھی کے علاوہ ہیں، انھیں بھی اکھاڑ پھینکتے ہیں، کیا یہ عمل اس زمرے میں آتا ہے، جس کے لیے حدیث میں ممانعت وارد ہے۔

(۸) اپنے سر میں کسی دوسرے انسان یا جانور کے بال کی کاشت کی کوئی صورت ہو تو ایسا کرنا جائز ہو گا یا نہیں؟ یوں ہی بلا کاشت دوسرے انسان یا جانور کا بال اپنے سر میں لگانے کا کیا حکم ہو گا؟

(۹) نقلی بالوں کا وِگ (Wig) مارکیٹ میں فروخت کیا جاتا ہے، اس کے استعمال کا کیا حکم ہو گا؟

☆☆☆

قاضی فضل احمد مصباحی
جامعہ عربیہ ضیاء العلوم، بنارس

۸۶/۹۲

فیصلہ

بال کی کاشت اور اس کے ازالہ کی شرعی حیثیت

فیصلہ وتجویز بابت: بال کی کاشت اور اس کے ازالہ کی شرعی حیثیت

سوال(۱): بال کی کاشت علاج ومعالجہ کے زمرے میں آتی ہے یا یہ وصل شعر کے حکم میں ہے؟

الجواب(۱): بال کی کاشت علاج ومعالجہ کے زمرے میں ہے، وصل شعر کے حکم میں نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۲): بال کی کاشت جائز ہے یا ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو علت عدمِ جواز کیا ہے؟

الجواب(۲): بال کی کاشت جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:"عن ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل بکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام"(ابو داؤد، کتاب الطب)۔ عالمگیری میں ہے:"لا بأس بہ اذا اعتقد ان الشافی ھو اللہ تعالیٰ وجعل الدواء سببا، اما اذا اعتقد ان الشافی ھو الدواء فلا، کذا فی السراجیۃ"(عالمگیری، ج۵، ص۳۵۴، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجۃ)۔

جب بال کی کاشت اصل کے اعتبار سے جائز ہے تو عرف وتعامل کی کوئی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۳): بال کی کاشت جن حالات میں عموماً کی جاتی ہے، ان میں اور وصل شعر کے مقصد میں یکسانیت ہے؟ یا دونوں میں فرق ہے؟

الجواب(۳): بال کی کاشت اور وصل شعر کے مقصد میں یکسانیت نہیں بلکہ درج ذیل وجوہ سے فرق ہے:

۱۔ بال کی کاشت کا مقصد خالی جگہ میں بال اُگانا ہوتا ہے جبکہ وصل شعر کا مقصد بال کو لمبا اور گھنا دِکھانا ہوتا ہے۔

۲۔ وصل شعر کی صورت میں جو بال جوڑا گیا وہی مقصود ہے لیکن زراعت شعر میں مقصود بال کی جڑیں ہیں۔

۳۔ وصل شعر میں لمبے بال کے ذریعہ حسن وجمال کا مظاہرہ ہوتا ہے جبکہ زراعت شعر میں اصل اور فطری بال کی افزائش ہے۔

۴۔ زراعت شعر میں ازالۂ عیب مقصود ہوتا ہے جبکہ وصل شعر میں عیب کو چھپانا مقصود ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۴): اگر کسی نے بغرض علاج بال کی کاشت نہ کی بلکہ محض اضافۂ حسن کے لیے کیا تو اس کے حق میں یہ عمل جائز ہوگا؟ اگر نہیں تو اس کے جواز کی کوئی صورت نکل سکتی ہے؟

تنقیح: کسی کے بال جوانی میں سفید ہوگئے تو ازالۂ عیب کی کوئی صورت ہوسکتی ہے؟

الجواب(۴): اگر کسی نے اضافۂ حُسن کے لئے بال کی کاشت کی جب بھی یہ جائز ہے کہ تحصیل زینت کی کوشش شرعاً مذموم نہیں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:"قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ"(سورۂ اعراف:۳۲)

جواب تنقیح: اگر کھائی جانے والی دوا کے ذریعہ اس کی کوئی صورت نکل سکے تو اجازت ہوگی، لگانے والی دوا سے بالوں کو کالا کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۵): بعض مرد اور عورتیں بھی بھوؤں کے بال کی سیٹنگ کرواتی ہیں، جس کے لیے ان بالوں کی قطع وبرید لازمی چیز ہے، کیا اس عمل کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ خصوصاً عورتوں کو جب کہ وہ شوہروں کی اجازت سے بناؤ سنگار کے طور پر ایسا کریں؟

الجواب(۵): بھووں کے بال ترشوانے کی اجازت ہے۔ بہار شریعت میں ہے:"بھوؤں کے بال اگر بڑے ہوگئے تو اُن کو ترشوا سکتے ہیں"۔(ج۳، حصہ ۱۶، ص۵۸۵)۔ ہاں! بھوؤں کو مونڈنا، باریک کرنا یا نوچنا، نچوانا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے:"من مثل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق"۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے فرمایا:

”عورت سر کے بال منڈا لے یا مرد داڑھی، یا مرد خواہ عورت بھویں، یا سیاہ خضاب کرے، یہ سب صورتیں مثلہ ٔ مو میں داخل ہیں اور سب حرام“۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۹، نصف اول، ص ۱۳۳، رضا اکیڈمی)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۶): بعض لوگ اپنے چہروں کے وہ بال جو داڑھی کے علاوہ ہیں، انھیں بھی اکھاڑ پھینکتے ہیں، کیا یہ عمل اس زمرے میں آتا ہے، جس کے لیے حدیث میں ممانعت وارد ہے۔

الجواب(۶): داڑھی کے علاوہ بال اُکھاڑنا جائز ہے جبکہ ہجڑوں کی شکل نہ بنالیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ”لا بأس باخذ الحاجبين وشعر وجهه ما لم يتشبه بالمخنث“ (ج۵، ص۳۵۸)۔ بُچی اور اُس کے دونوں طرف کے بال جنہیں کوٹھے کہتے ہیں، یہ بھی داڑھی میں داخل ہیں، ان کا اُکھیڑنا جائز نہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”یہ بال بداہۃً سلسلۂ رِیش میں واقع ہیں کہ اس میں کسی طرح امتیاز نہیں رکھتے تو اُنہیں داڑھی سے جدا ٹھہرانے کی کوئی وجہِ وجیہ نہیں، وسط میں جو بال ذرا سے چھوڑے جاتے ہیں، جنہیں عربی میں ”عنفقہ“ اور ہندی میں ”بُچی“ کہتے ہیں، داخل ریش ہیں۔ کما نص علیہ الامام العینی وعنہ نقل فی السیرۃ الشامیۃ، ولہٰذا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ جو کوئی اُنہیں منڈاتا اُس کی گواہی رد فرماتے کما ذکرہ الشیخ المحدث فی مدارج النبوۃ“ (فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۸۶، ۸۷، نصف اول، رضا اکیڈمی)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۷): اپنے سر میں کسی دوسرے انسان یا جانور کے بال کی کاشت کی کوئی صورت ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟ یوں ہی بلا کاشت دوسرے انسان یا جانور کا بال اپنے سر میں لگانے کا کیا حکم ہوگا؟

الجواب(۷): اپنے سر میں کسی دوسرے انسان کے بال کی کاشت جائز نہیں۔ کیونکہ انسان اپنے تمام اجزاء کے ساتھ معظم ہے۔ عالمگیری میں ہے: ”الانتفاع باجزاء الآدمی لم یجز للكرامة“ (فتاویٰ ہندیہ، ج۵، ص۳۵۴)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال(۸): نقلی بالوں کا وِگ (Wig) مارکیٹ میں فروخت کیا جاتا ہے، اس کے استعمال کا کیا حکم ہوگا؟

الجواب(۸): نقلی بالوں کا وِگ ایسا ہو کہ جب چاہیں اُتار سکیں اور وہ انسان یا خنزیر کے بالوں سے نہ بنا ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ بدائع الصنائع میں ہے: ”لا بأس بذالك من شعر البهيمة وصوفها لأنه انتفاع بطريق التزين بما يحتمل ذلك ولهذا احتمل الاستعمال فی سائر وجوه الانتفاع فكذا فی التزين“ (بدائع الصنائع، ج۵، ص۱۲۵، کتاب الاستحسان)۔ اور ایسا وِگ جو سر پر چپکایا جاتا ہے، اس کی اجازت نہیں کیونکہ مسح رأس اور غسل جنابت سے مانع ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

❊ ❊ ❊

شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف